

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۰

قیمت سالانہ ۲ روپے

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۹ جنوری ۱۹۱۷ء | نمبر ۳

گلدستۂ اخبار

ٹکسالیں اور مدراس کی ٹکسالوں میں گزشتہ اپریل سے ۳۰ نومبر تک تقریباً ۱۸½ کروڑ روپیہ کے سکے کہ ہر ۷ اور تقریباً نصف کروڑ کی اٹھنیاں چونیاں وغیرہ مس کے گئے ہیں۔ ان آٹھ ماہ میں کل ۹۰ کروڑ روپیہ ٹکسال میں بنائے گئے۔

اسی عرصہ میں ہندوستان کے اندر ۷½ کروڑ روپیہ نقد کا سونا آیا اور ۲¼ کروڑ روپیہ کی چاندی۔

انجمن صلیب احمر نے دسہزار پونڈ تبلیغی طبو ذخارا طالیانی زخمیوں کے استعمال کے لئے بطور گرس عطیہ کے ملک اٹلی کو دیا ہے۔

ارنبھی آئی یو سی کمپین کے متعلق جو

گذشتہ اکتوبر میں عمل پیرا ہوئی ۴۰۰۰ گاؤں میں منادی ہوئی ۱۲۰۰۰ کتابیں فروخت ہوئیں اور ۶۰۰ والنٹیروں نے کام کیا۔

بمبئی میں کچھ ایام سے کوئلہ کا نرخ دوگنا ہو گیا ہے۔

صوبجات متحدہ کی لیجسلیٹو کونسل ۲۶ فروری کو فراہم ہوگی۔

امریکہ کا ایک اول درجہ کا کروزر ملّو دکی نامی کہیر کے درمیان ساحل پر جا پڑا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ بالکل شکست ہو جائیگا ۸۰ لاکھ ڈالر کا نقصان ہوگا۔

لندن کے اخبارات کہتے ہیں کہ مسٹر ولسن کو جو جواب دول متحدہ نے دیا ہے۔ اس سے جو نیک اثر پیدا ہوا ہے۔ اس کو جرمن نوٹ حرف زدہ دینے والا ہے۔

جرمن نے روسی رومانوی فوج کو دوا دیے پیچھے ہٹا دیا ہے۔ مگر رومانوی پرین نے جارحانہ آتشیں ہیں

حملہ کر کے دادیئے کیسن میں دشمن کو ایک میل پیچھے کر دیا

سیلون میں اچھوت جاتیوں اور غربا کے درمیان انجیل کی بشارت خوب دی جا رہی ہے۔

اسکاٹ میں ایک گاؤں کے قریب سب لوگوں نے بپتسمہ پانے کا وعدہ کیا ہے۔

الہ آباد کی میونسپل کمیٹی میں امسال جو جو ممبر ہیں ان میں سے تین ہندوستانی مسیحی ہیں۔

مظفرنگر (یو۔پی) کے کلکٹر صاحب نے این ایم۔ایس کو ایک ہزار روپیہ عطا فرمایا ہے۔ مبارکباد

الہ آباد میں ایک سادھو کو بپتسمہ دیا گیا۔ یہ مہم کا پہلا پھل ہے۔ (مخزن مسیحی)

کولھاپور میں بشارتی کام ترقی کر رہا ہے۔ اور بہت سے بپتسمے ہوئے۔

ھوشیارپور کے سول سرجن ڈاکٹر این بی دتا صاحب نے سرکاری خدمت سے دست بردار ہو کر سی ایم ایس میں آنریری مشنری کی خدمت شروع کر دی ہے (خود انکساری)

تار برقیات

جرمن مفاد پر یورپ کی رائے

لندن ۱۰ جنوری۔ منفرل نیوز ایجنسی کے نامہ نگار مقیمی روم نے حال ہی میں واٹیکن میں ایک افسر سے پوچھا کیا مقدس علاقہ میں جنگ کی بابت کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے؟ اُس افسر نے کسی قسم کی تبدیلی سے انکار کیا۔ اور کہا کہ غیر جانبداری مدنظر رکھی گئی ہے۔ باوجود اس کے جب پوپ نے نہایت صحیح طریق سے امتحان کیا تو وہ یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہو گیا کہ جن مظالم کے دول متحدہ کی فوجیں مجرم ہیں اُن سے کہیں بڑھ چڑھ کر جرمن مظالم قابل مواخذہ ہیں

ترکی باربرداری کے جہاز غرق

لندن ۱۷ جنوری۔ پیٹروگراڈ کی سرکاری خبر ہے کہ روسی جہازوں کے ایک بیڑہ نے ۴ جنوری کو اناطولی ساحل پر یورش کی اور ۳۹ رواں جہاز جو کہ جن پر مختلف قسم کا سامان لدا ہوا تھا غرق کر دیا

میسوپوٹامیہ کا رزمگاہ

لندن ۵ جنوری۔ میسوپوٹامیہ کا ایک سرکاری مراسلہ مخبر ہے کہ ہم نے قط العمارہ کے مشرق اور مغرب کی سمت ترقی کی اور قط العمارہ کے ایک جنوب سے شمال مشرقی رتبہ کے سوائے شط الحی کی مشرق کی جانب کا سب کنارہ صاف کر لیا گیا ہے۔

مغربی رزمگاہ۔

لندن ۵ جنوری۔ ایک فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ ایپر اور آرتس اور ارگن کے درمیان بڑی گولہ باری ہوتی رہی۔

لندن ۱۰ جنوری گزشتہ شب کا فرانسیسی مراسلہ راوی ہے کہ دریائے سوم کے کناروں اور دریائے میوز کے دہنے کنارہ اور وردن میں جانبین سے سخت گولہ باری ہوتی رہی۔ ایمن اور ارگون کے درمیان جرمنوں نے گولہ باری کے بعد ہمارے اگلے مورچوں پر حملہ کیا۔ دستی گولوں کی سخت جنگ کے بعد ہم نے دشمن کو پسپا کر دیا۔ ہم نے متعدد فتوحات حاصل کیں۔ اور سامان جنگ اور قیدی گرفتار کر لئے۔

فیلڈ مارشل ہنگ گزشتہ شب کی رپورٹ دیتا ہے کہ ہم نے لز کے مشرق کی جانب دشمن کے خطوط پر یورش کی اور بہت سے لوگ تلوار کے گھاٹ اتارے۔ ہم نے دریائے انکر کی شمال کی جانب ذخائر پر گولہ باری کی۔

قیصر جرمن کا خط بتھمن ہالوگ کو

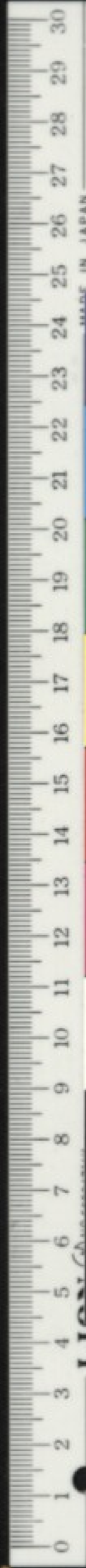
لندن ۵ جنوری۔ امسٹرڈم۔ ایک جرمن اخبار میں قیصر کا وہ خط چھپا ہے جو اُس نے ۳۱ اکتوبر کو ڈاکٹر وون بتھمن ہالوگ کے نام بھیجا تھا۔ اس میں مسطور ہے کہ دشمن کے آدمی جھوٹ اور فریب کے ساتھ جنگ میں شریک رکھے گئے ہیں۔ کیونکہ حکمران صلح کی بات بولنے کی اخلاقی جرات نہیں رکھتے۔ ایک ایسے حکمران کی ضرورت ہے جو تمیز رکھتا ہو جو محسوس کرتا ہو کہ میں خدا کے حضور میں ذمہ وار ہوں اپنا ہوا اپنے ہی دشمنوں کے لوگوں کا فکر مند ہو۔ جو اپنے عمل کو کسی غرض کے سبب سے غلط طور پر پیش کرنے سے بالکل مستغنی ہو۔ اور جس میں دنیا کو اُس کے دکھوں سے آزاد کر دینے کی خواہش ہو۔ وہ دلیری مجھ میں ہے۔ خدا پر بھروسہ کر کے میں اس معاملہ میں اقدام کی جرات کرونگا مہربانی سے ان سطور پر ایک نوٹ لکھو اور وہ میرے پاس بھیجدو اور بلا توقف تمام ضروری استدلال اس امر میں بہت جلد کرو

بلغاریہ اور صلح

لندن ۵ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء صوفیہ سے ایک تار مظہر ہے کہ جنرل جیکوف ایک آرمی آرڈر میں اعلان کرتا ہے کہ ہمارے حریص دشمنوں نے ہماری صلح کی تجویز کو رد کر دیا ہے۔ جنرل جیکوف بلغاریہ کے اتحاد کے مقدس کام کے تکملہ کے لئے اُس کی فوج کی شجاعت اور جفاکشی پر اعتماد کرتا ہو

چین اور صلح

لندن ۶ جنوری۔ مسٹر ولسن کے نوٹ کے ساتھ ایک اور غیر جانبداری کی پیچیدگی پر برلن کو خوش کرنے کی غرض سے کاؤنٹ بیرن سٹارف نے بذریعہ تار کی خبر رسانی کے چین کے جواب کا متن جرمنی کو بھیجا ہے۔ اس میں یہ کہنے کی جرات کی گئی ہے۔ کہ دیگر غیر جانبدار ملکوں کی بہ نسبت مجھ پر اس جنگ نے بہت زیادہ اثر کیا ہے۔ جنگ کے بعد چین قوموں کی مساوات کے اصول کے قدر کرنے اور اُن کو نقصان پہنچانے سے بچانے اور اُن پر ظلم کئے جانے سے بچانے میں ملیگا





اڈیٹوریل نوٹس

ہندوستان کے لئے متحدہ دعا کی بلاہٹ

نیشنل مسنری کونسل کلکتہ کی جانب سے ان سبھوں کو بلاہٹ دیجاتی ہے۔ جو ہندوستان میں خدا کی بادشاہت کے آنے کے مشتاق ہیں کہ ہم ہندوستان کے لئے خاص دعا کے ایک دن منانے کے واسطے آپ لوگوں کی توجہ کو منعطف کریں۔ موجودہ زمانہ کی ضرورتیں تمام ممالک کے مسیحیوں کو دعا کی قدر اور طاقت کے نئے سبق سکھا رہی ہیں یہ نہایت ہی مناسب ہے اور باعث برکات کا موقع ہے کہ ایک دن مخصوص کریں جبکہ سب ایک دل ہوکر اور دعا میں ایک جگہ ہندوستان میں خدا کے کام کے متعلق بہت سی باتوں کے بارے میں باہم شکرگذاری اور دعا میں مشغول ہو جائیں۔

جو دن اس مقصد کے لئے مقرر اور مخصوص کیا گیا ہے۔ وہ ۱۸ مارچ ۱۹۱۷ء اتوار کا روز ہے۔ اور یہ بھی تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ اس دن سے ایک دن پہلے یعنی سینچر کے روز واجب مراقبہ اور تیاری کے ساتھ اگلے دن کے لئے تیاریاں کیجاویں اور مقررہ دن پر پھر ایک جگہ ہوکر ہندوستان کی بابت دعا اور حمد کیجاوے۔ یہ کام اتوار کی عام عبادت ہی میں یا اسی روز کوئی اور خاص علیحدہ انتظام کیا جاوے۔ اور یہ بھی تجویز پیش کی جاتی ہے کہ تمام مسیحی اس دن اپنی خانگی اور خارجی عبادتوں میں بھی خاص دعائیں اور حمد سرائی کا انتظام اور تیاری کریں تاکہ ہم سبھوں کی سنجیدہ اور متحدہ دعائیں ملکر خدا کے تخت فضل تک اجابت کے درجہ تک پہونچیں جن مضامین پر دعائیں ہونا چاہئیں وہ حسب ذیل ہیں۔ یعنی شکرگزاری اور درخواست۔

شکرگزاری — آؤ ہم خدا کا شکر کریں۔ اس مستقل وفاداری اور غیر محدود مدد کے لئے جو ہندوستان نے اس جنگ عظیم میں دی ہے۔ انجیل کی اس دائمی ترقی کے لئے جو باوجود زمانہ کی رکاوٹوں کے ہندوستان میں ہوتی ہے کلیسیا میں انجیل روح (طبیعت) کی بیداری (ریوائیول) اور توسیع کے لئے ہندوستانی اور مسنری ہر دو قسم کی متعدد سوسائیٹیوں کے درمیان جو ہندوستان میں مسیح کی بادشاہت کے قائم کرنے میں جد و جہد کر رہی ہیں۔ باہم ملکر کام کرنے اور محبت کی روح کے نشو و نما پانے کے لئے اس ملک کے مختلف حصص میں مسیح کی طرف بڑی تحریک عامہ (ماس موومنٹ) کے لئے۔

درخواست — آؤ ہم دعا کریں۔ ہز ایکسیلنسی دی ویسرائے کے اُس کی اعلیٰ ذمہ داری کے پہلے سال میں ہونے کے لئے کہ خدا کی مہربانی سے یہ جنگ عظیم ہمیشہ کی اور قائم صلح کی عمدہ شرائط کے ساتھ بہت جلد ختم ہو جائے۔ کہ اس اثنا میں جنگ میں شریک لوگوں کے دلوں پر خدا کا روح ایسے طور پر حرکت کرے کہ فاتحوں کو فتح سے نقصان نہ پہنچے اور مفتوح کو شکست سے برکات حاصل ہوں۔ تاکہ مسیحی محبت کا شعلہ باوجود ان تمام باتوں کے جو اس کو بجھا دینے کا باعث ہوتے ہیں تمام مسیحی لوگوں کے دلوں میں ایسے طور پر مشتعل رہے کہ جب امن ہو جائے تو مسیحی اتحاد کی ترقی میں جو خلل پیدا ہوگیا ہے۔ وہ نیست و نابود ہو جائے۔ اور اس اتحاد میں نئی طاقت اور امید از سر نو پیدا ہو جائیں۔ کہ ہندوستان میں جہاں کہیں کام کرنے والوں اور رفقا کی قلت کی وجہ سے خدا کی بادشاہت کے افادہ اور استفادہ میں خطرہ نظر آتا ہے وہاں انسانی لاچارگی میں خدا کی قدرت کی شان دکھائی ہو۔ کہ رقبہ ہائے تحریک عامہ (ماس موومنٹ) میں کارکنان کو اس کامیابی کے جو خدا انہیں دے رہا ہے بیشمار مسائل کے حسب منشا حل کر دینے میں ایمان اور دانائی حاصل ہو۔ اور کہ بھیڑوں کا سردار گڈریا اپنے غیر محدود خزانوں میں سے اُن بھیڑ کی جماعتوں کو جو آجکل اس کی آواز سن رہی ہیں واجب خورش عطا فرماوے۔ کہ خدا کا روح ہندوستان کے نہ صرف مذہبی غور و پرداخت اور سرگرمیوں بلکہ اس کی سوشیل اور پولیٹیکل اور دیگر تحریکات میں بھی ایسا نفوذ کر جاوے اور حکمران ہو کہ سب لوگ اس بادشاہت کے استحکام کی طرف جھک جائیں۔ جو راستبازی اور میل ملاپ اور اس خوشی پر موقوف ہے۔ جو روح القدس کی طرف سے ہوتی ہے۔ تاکہ ہندوستان کی اور تمام مسیحی دنیا کی کلیسیا ان تمام لوگوں تک جو دور اور نزدیک ہیں اور جنہوں نے ابھی تک انجیل کو قبول نہیں کیا ہے۔ مسیح کی انجیل پہونچا دینے میں اپنے اعلیٰ فرض اور حق کے

اس میں پورے طور پر پیدا ہو جاوے۔

ایسا ہی ایسا تھا وہ ہے کہ اس قدرت کے موافق جو ہم میں تاثیر کرتی ہے۔ ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کر سکتا ہے۔ کلیسیا میں اور مسیح یسوع میں پشت در پشت اور ابد الآباد اُس کی تمجید ہوتی رہے۔ آمین۔

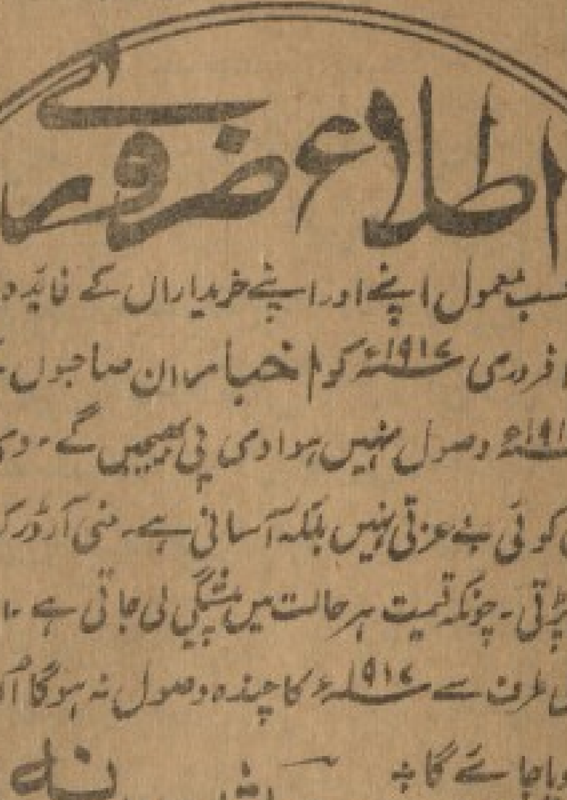
کیلاش کے یاتریوں سے بنتیہ { ۱۲ جنوری کے پرچہ میں

ہمارے معزز اور پرجوش مسیحی نوجوان مسٹر جے۔ آر۔ اے صاحب نے کیلاش کی یاترا کے عنوان سے کیلاش کی یاترا کے متعلق جو مضمون اور بیش قیمت معلومات دئے تھے۔ اور مسیحیوں کو ابھارا تھا کہ جو صاحب اس اہم اور ضروری یاترا میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ وہ بذریعہ نور افشاں خبر دیں۔ خوش قسمتی سے ایک صاحب آگرہ سے ہمیں خبر دیتے ہیں۔

پیارے متروں سے نویدن ہے۔

کہ میں بھی ایک یاتری ہوں۔ جو فقیرباں سوامی سندر سنگھ جی سے بہت دنوں سے پتر بیوہار کر رہا ہوں۔ اور اسی وشے میں بچار کرنے کو سیالکوٹ بھی گیا تھا۔ اس کے اترکت میں کئی برس پہاڑوں میں نیپال کی طرف اور کاشمیر ہو کر کیلاش کی اور اور ایسے آدمی ستھانوں میں جہاں مہرشیلا کا نواس سنتا تھا مارا مارا پھرا۔ پرنتو نراشا ہو کر لوٹنا پڑا۔ اب جبکہ ۱۹۱۲ء میں پربھو ناصری ماتہ کی شرن میں آیا۔ تب سے ہی یہ شبھ سماچار سنتے میں آئے۔ جانے کی بہت اچھا تھی پرنتو کیا کر سکتا جگہ کا ٹھیک پتہ نہیں تھا۔ کیسے جاتا۔ اب یہ آدرسالا ہے۔ آشا ہے کہ سجن یاتری گن جو جانے والے ہیں اسی اخبار میں اپنا پتہ دینے کی کرپا کریں۔ جس سے پرسپر ضروری باتوں کی ایک دوسرے کو پوچھ پاچھ کی سبھیتا ہو۔ اور بھی کچھ باتیں ہیں جو کرمشکلیں گی نمبر سیمک۔ گورسوامی بی ایم ایس ٹیلا متصل آگرہ

مسیح کی خاطر جنگ { ہندوستان کی پریسبٹیرین کلیسیا کی ایونجلسٹک



کمیٹی ۲۰ دسمبر ۱۹۱۶ء کو اجمیر میں فراہم ہوئی۔ اور انہوں نے اس انجیلی معرکہ کے لئے کئی ایک مفید اور ضروری باتوں پر غور اور فیصلہ کیا اور سب سے پہلے اسباب پر زور دیا کہ اس انجیلی معرکہ کے لئے جس کی ۵ فروری سے ابتدا ہوگی۔ اس کی تمام تجاویز اور کوششوں کے واسطے ہر جگہ خاص طور پر اور ایک دل ہو کر دعائیں مانگی جائیں۔ اور دعائیہ حلقہ مقرر کیا جائے جس میں ان ایام کے اندر بڑے الحاح کے ساتھ دعا کی جائے جو ۱۱ فروری کے اندر ۵ فروری تک پڑینگے۔ اگر ہر ایک مسیحی سچ کا وفادار اور دیانت دار گواہ بنے تو وہ بہتوں کو مسیح کے پاس مستقل طور پر کھینچ سکتا ہے۔ ڈاکٹر ولسن صاحب جو اس کمیٹی کے میر مجلس تھے وہ مسز ولسن صاحبہ کی سخت بیماری کی وجہ سے مستعفی ہو کر فوراً ولایت چلے جانے پر مجبور ہوئے ہیں۔ اور ان کی بجائے پادری اے جی میگاڈ صاحب میر مجلس منتخب ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر ولسن اور پادری جے این فورمن صاحب کے بجائے جو عنقریب ولایت (امریکہ) جانے والے ہیں۔ میسرز جے ایم میکفیل ایم ڈی اور ڈی بی اپٹیگراف مقرر ہوئے ہیں۔ کمپین ہذا کے خزانچی کی رپورٹ ہے کہ انہوں نے اس کمپین کے متعلق بجٹ کا ½ وصول کر لیا ہے۔ اور کامل امید ہے کہ وہ بقایا بھی ان پریسبٹریوں کی طرف سے جلد وصول ہو جائیگا۔ جنہوں نے ابھی اپنے حصے کی رقوم تا حال ادا نہیں کی ٭

نواب زادہ سید امیر حسین مرزا کے نام کا ایک خط ایڈیٹر کے پاس آیا ہوا ہے۔ لیکن چونکہ اُن کا پتہ معلوم نہیں اس لئے مکتوب الیہ پتہ سے مطلع فرمائیں۔

ضرورت

ایک مسیحی کی جو انٹرنس پاس ہو۔ اور انگریزی میں قابل ہو تنخواہ مبلغ عـ۲۰ سے عـ۲۵ روپیہ ماہوار حسب لیاقت و تجربہ دی جاوے گی درخواستیں معہ نقول اسناد ہیڈ ماسٹر صاحب چرچ مشن ہائی سکول امرتسر کے پاس جلد بھیجی جاویں ٭

مذہب مطلق اور الہام

(از قلم جے۔ آر۔ مدرسے۔ جونشٹ لاہور)

بہت مدت نہیں ہوئی کہ لاہور سے ایک آریہ مہاشہ نے جو نیاز مند راقم سطور ہذا کے ایک پرانے ہم اسکول دوست تھے جیون نام کا ایک رسالہ نکالا جس کا ایک بڑا مقصد ویدک دھرم کے سدھانتوں پر بحث کرنا ہے۔ اس میں پنڈت راجا رام جی پروفیسر سنسکرت ڈی اے وی کالج لاہور نے "الہامی کتاب کون سی ہے" کے عنوان سے ایک عالمانہ مضمون لکھا۔ جس میں حسب معمول ویدوں کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی ایڈیٹر مہاشہ نے راقم ہذا سے درخواست کی کہ جیون کے لئے مضمون لکھا جائے۔ چنانچہ "الہامی کتاب کون سی ہے" کا جواب دیا گیا۔ جو دو پرچوں میں نکلا۔ مگر مضمون مکمل نہ ہونے پایا۔ تیسرے پرچہ کے لئے جو مضمون تیار کیا گیا اس کی بابت راقم کے پرانے دوست نے کہا کہ دونیاز مند کے اول دو مضمونوں کا جواب دیں گے۔ اور یہ کہ تیسرے مضمون کا تیسرا حصّہ بعد ازاں شایع ہوگا۔ اس کے بعد ہی الراقم بسلسلہ تبدیل آب وہوا سیاحت اور تاریخی اور مذہبی تحقیقات کے لئے چلا گیا۔ اور پانچ ماہ کے قریب باہر رہا۔ جیون کی شکل نہیں دیکھی کہ کیا چھپا اور کیا نہیں چھپا۔ تین ہفتے ہوئے واپس آیا اور فوراً جیون آریہ رسالہ کے پچھلے پرچے دیکھے۔ مگر ان پرچوں میں نہ تو مہاشہ ایڈیٹر کا اور نہ پنڈت راجا رام جی کا مضمون تھا۔ نور افشاں کے ناظرین کو ایسی بحثوں سے دلچسپی ہے اس وجہ سے ان کی ضیافت طبع کے لئے... یہاں پر اسی مضمون کو شایع کرنا فضول نہ ہوگا۔

واضح ہو کہ "الہامی کتاب کون سی ہے" چھپنے کے بعد دوسرے پرچہ میں مہاشہ ایڈیٹر کا عیسائی مذہب کی کانٹ چھانٹ چھپا تھا۔ اس پر الراقم نے یہ درخواست کی جیون کے ایک پرچہ میں آریہ مہاشے دل کھول کر مسیحی مذہب پر اعتراض کریں اور پھر اگلے پرچہ میں اپنے اعتراضوں کا ٹھنڈے دل سے جواب پڑھیں۔ مگر اس معقول تجویز کا کسی مہاشے نے خیال نہیں کیا۔ باوجود اس کے وہ جا و بیجا عیسائی مذہب کے خلاف بے سروپا باتیں لکھتے رہتے ہیں اور جب ان سے چیلنج کیا جائے تو چپ رہتے ہیں۔ چنانچہ جولائی اگست اور ستمبر ۱۹۱۳ء میں بھی ایسا ہی دیکھنے میں آیا تھا۔ اس تمہید کے بعد اصل مضمون کی طرف رجوع ہونا ضروری ہے۔

"الہامی کتاب کون سی ہے" کے رقم نے اپنے دعوے کو ثابت کرتے ہوئے غیر مذاہب سے بحث کی۔ اور جیسا آریہ مہاشوں کا قاعدہ ہے۔ اسلام کو مسیحی مذہب سے اور عیسائی دھرم کو بدھ مت اور یہودی مذہب سے اور اُسے پارسی مذہب سے ماخوذ قرار دے کر سب مذہب کا سرچشمہ و مصدر ویدوں کو ٹھہراتے ہیں۔ یہ استدلال بہت نامعقول ہے۔ اور جدید سائنسی موشگافیوں سے سراسر بیگانہ ہے۔ پنڈت جی لکھتے ہیں۔ "قرآن کی تعلیم زیادہ تر یہودیوں اور پارسیوں سے لی گئی ہے ... عیسائی مذہب کے عقاید بھی زیادہ تر یہود سے لئے گئے ہیں ... حضرت موسےٰ کی سکھلائی تعلیمات بھی پارسی دھرم سے لی گئی ہیں۔ جو ان سے پہلے وہاں پر رائج تھا" (ملاحظہ جیون صفحہ ۱۷ و ۱۸) اور عیسائی مذہب کے مخرج پر بحث کرتے ہوئے مسیح اور بدھ کی تعلیم کا مقابلہ کیا ہے۔ اس استدلال کے باب میں نیاز مند اس سے گزارش کرنا چاہتا ہے۔ کہ پروفیسر صاحب نے مذاہب نسبتی کا بہت گہرا مطالعہ نہیں کیا ہے۔ کیونکہ جملہ مذاہب کے مسلّمات ایک دوسرے کے نقیض ہیں۔ مثلاً مسلمان بائبل کو الہامی تو مانتے ہیں اور یہودیوں عیسائیوں اور مسلمانوں کے نبی مشترکہ ہیں باوجود اس کے بھی مسلمان حضرت محمد کی شفاعت مانتے ہیں۔ اور قرآن کو جملہ دینی معاملات میں کلام اللہ تصور کر کے اسے سند مانتے ہیں۔ اس پر یہ کہاوت درست آتی ہے "پنچوں کا کہا سر ماتھے پر مگر پرنالہ یہیں رہے گا"۔ گو قرآن کے رو سے مسیح روح اللہ سے پیدا ہوا اور سب سے بڑا نبی قرار دیا گیا ہے۔ لیکن مسلمان اسے اپنی نجات کا وسیلہ نہیں مانتے۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کے بنیادی عقاید قرآن کلام الہٰی۔ اللہ واحد لاشریک۔ حضرت محمد رسول اللہ۔ گناہوں کی معافی اور مغفرت آنحضرت کی شفاعت سے اللہ گناہ معاف کرتا اور ایمان دار جنت میں پہنچتا ہے۔ پارسیوں اور عیسائیوں کے عقاید مسلمانوں سے مختلف ہیں۔ عیسائی خدا کی ذات میں کثرت یعنی ثالوث مانتے ہیں۔ اور مسیح گناہوں کا کفارہ اور بائبل کلام حق ہے۔ پارسی مذہب کے اصول بھی مختلف ہیں۔ بیشک بدھ مت ویدوں سے مخرج ہے۔ کیونکہ یہ ہندوؤں کا ایک شاخ ہے۔ مگر باقی مذاہب اور ویدک دھرم کے درمیان کوئی نسبت نہیں ہے آریہ سماج کے عقیدہ کے رو سے ویدوں کی تعلیم سب سے نرالی ہے۔ کوئی اور مذہب اس کی تعلیم کا حصہ دار نہیں اور نہ ہی وہ ویدوں کا مفروضہ ہے۔ مادہ اور روح کی قدامت کوئی مذہب نہیں مانتا یہ خاص آریہ عقیدہ ہے۔ بار بار جنم لینے کا اصول بھی ویدک دھرم ہی کی خصوصیت ہے۔ عیسائی

یہودی اور مسلمان سوائے خدا کے باقی سب چیزوں کو حادث اور مخلوق مانتے ہیں۔ گناہوں کی معافی کے بھی قائل ہیں۔ جس سے آریہ سماجیوں کو ذرا بھی اتفاق نہیں ہے۔ عیسائی خدا کو واحد مانتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی ذات الٰہی میں تعدد مانا جاتا ہے جس سے تمام مذاہب کو انکار ہے۔ عیسائی مذہب کے رو سے انسان اور خدا کا رشتہ باپ بیٹے کا ہے اور خدا سب کا باپ ہے۔ یہ عقیدہ بھی کسی اور مذہب سے علاقہ نہیں رکھتا۔ بلکہ مسیحی مذہب کی بڑی خصوصیت ہے۔ جب یہ کیفیت ہے۔ تو پھر کون دانشمند ویدوں کو سب مذاہب کا سرچشمہ مان سکتا ہے؟

آریہ مہاشے اکثر یہودی اور عیسائی عقائد کو پارسی مذہب سے ماخوذ گمان کرتے ہیں۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ موسیٰ سن عیسوی سے پندرہ سو سال پیشتر ہوا ہے۔ یہودیوں کا بزرگ ابراہیم اس سے سات آٹھ سو برس پیشتر ہوا ہے۔ مگر پارسی مذہب کا بانی زرتشت مسیح سے سات سو سال بعد پیدا ہوا تھا۔ بابل۔ نینوہ۔ شمال مغربی ایران اور ایشیائے کوچک کے خط میخی کے کتبوں کی شہادت اس امر پر قطعی ہے۔ یہ گمان کرنا کہ مسیح کی تعلیم بدھ سے مخرج ہے۔ بڑی بھاری بھول ہے اخلاقی نصائح میں کچھ مشابہت ہے۔ مگر یہ مذہب کی جان نہیں ہے۔ اور دونوں کا رجحان اصلی مثبت اور منفی کا فرق ظاہر کرتا ہے۔ بدھ کی ہدایت ہیں "تم جھوٹ نہ بولو۔ خون نہ کرو۔ وغیرہ" مسیح کے قول اس کی ضد ہیں۔ "دوسروں سے ایسا سلوک کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ دوسرے تمہارے ساتھ کریں" اگر انسان کو فعل مختار تسلیم کرتے ہو تو مسیح کی تعلیم کی عظمت اور لطافت تسلیم کرنے سے گریز نہیں کر سکتے۔ اور فقط اسی لحاظ سے مسیحی مذہب کے اعلیٰ و رفیع الشان تعلیم کی منطقی خوبی ظاہر ہوتی ہے۔ ہندو خیال اسے منکر قیامت اور گناہوں کی معافی نہیں مانتا ہے۔ مسیح نے ان باتوں پر خاص زور دیا ہے۔ بُعد المشرقین ہے پھر کون منصف مزاج مسیحی مذہب کو ویدیا پارسی مذہب سے ماخوذ تسلیم کر سکتا ہے؟

الہام کی شرائط

پنڈت جی کی مذاہب نسبتی کی تحقیقات اور استخراج نتائج کی تقسیم کے بعد اب مناسب ہے۔ کہ آپ کے اصل مضمون یعنی الہامی شرائط پر بحث کی جائے۔ پنڈت راجارام کی مقرر کردہ شرائط حسب ذیل ہیں۔ (۱) جو گیان ایشور سے ملا ہو اس میں ایشور کا بیان بالکل درست اور مکمل ہونا چاہئے۔ ایشور ہی ایشور کو نہ سمجھے وید بھی نہیں ہو سکتا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بائبل میں خدا کو سرب ویاپک (ہمہ جا حاضر و ناظر) آیا نہیں۔ بلکہ ایک دیشی (ایک جگہ موجود) اور مجسم بتلایا گیا ہے (۲) الہام کے ماننے والے تمام لوگ اس امر پر متفق الرائے ہیں کہ اس الہام سے پیشتر کئی سچائیاں انسان پر منکشف نہ ہوئی تھیں۔ اس لئے پرمیشور نے اپنے کسی رشی یا نبی کو اپنا الہام دے کر انہیں منکشف کیا (۳) اس سے جو علم حاصل ہوتا ہے۔ اس میں اور الہامی کتاب میں کوئی اختلاف نہیں ہونا چاہئے کیونکہ دونوں کا کرتا (بنانے والا) ایک ہے (۴) مذہب کا منتہائے مقصود (آدرش) انسان کو پرماتما سے ملانا ہے۔ (۵) خدا غلطی سے مبرا ہے۔ اس کے علم میں کوئی نقص نہیں ہو سکتا۔ (۶) جس میں پرسپر ورودھ (باہم متضاد) باتیں ہوں۔ وہ کتاب الہامی نہیں ہو سکتی (۷) ایشور شدھ پوتر۔ نیائے کاری دیالو ہے۔ جس میں ایشور کو ایسے سمجھا کر کے مطابق کلام درج ہو۔ وہی الہامی کتاب ہو سکتی ہے (۸) ایشور منش ماتر کی بھلائی چاہتے ہیں۔ اُن کے احکام وہی ہو سکتے ہیں جن سے بنی نوع انسان کی بہبودی منظور ہو کسی سے تعصب اور مخالفت نہ ہو (۹) جس کے احکام عالمگیر ہوں کسی خاص ملک کے لئے نہ ہوں (۱۰) جس میں ہر پہلو سے مکمل دھرم کا بیان ہو۔ یہ تمام خواص ویدوں میں پورے طور پر پائے جاتے ہیں۔ اس لئے وید ہی آسمانی ایشوریہ پستک ہیں۔" (جیون پرکاش ۱۶ مئی ۱۹۱۶ء) اول چار شرطوں کے تذکرہ کے دوران میں پنڈت جی نے عیسائی اور محمدی مذاہب کے عقائد کو ویدک دھرم کے مقابلہ میں ناقص ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ باقی چھ شرطوں کے فقط بیان پر اکتفا کی گئی ہے۔

پنڈت راجارام جی کی ان شرطوں سے پورا اتفاق دشوار ہے۔ مگر سر دست بحث کے لئے انہیں یوں ہی قبول کر لیا جاتا ہے۔

چونکہ پنڈت جی مہاراج نے بائبل کا خاطر خواہ مطالعہ نہیں کیا ہے۔ اس لئے مسیحی تصور خدا کو ناقص قرار دیتے ہیں۔ سنئے بائبل کیا کہتی ہے "ابتدا میں خدا نے آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا"۔ یہ بائبل کی اول آیت ہے۔ اگر ارض و سما اور اجرام فلکی اور موجودات کا پیدا کرنے والا ہے۔ سرب ویاپک (ہمہ جا حاضر و ناظر) نہیں ہے؟ تو اور کون ہو سکتا ہے؟ "میں خدائے قادر ہوں۔ تو میرے حضور میں چل اور کامل ہو" (پیدائش ۱۷: ۱) کیا سرب شکتی مان (قادر مطلق) پرمیشور "ایک دیشی" ہے؟ مسیحی دھرم کی تعلیم خدا کی بابت یہ ہے۔ خدا غیر محدود انادی۔ غیر متغیر۔ لازوال۔ روح ہے۔ وہ حکمت قدرت۔ پوترتا۔ انصاف۔ نیکی اور سچائی کا سرچشمہ ہے۔ (شارٹر کیٹکزم صفحہ ۸) یوحنا

لکھتا ہے۔ خدا روح ہے۔ (یوحنا ۴: ۲۴) ایوب کہتا ہے۔ کیا تو اپنی تلاش سے خدا کا بھید پا سکتا ہے یا قادرِ مطلق کے کمال کو پہنچ سکتا ہے۔ وہ تو آسمان سے اونچا ہے۔۔۔ پاتال سے نیچا ہے ۔۔۔ اس کا اندازہ زمین سے لمبا اور سمندر سے چوڑا ہے" (ایوب ۱۱: ۷-۸-۹) کیا ایسا خدا مجسم ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ داؤد کہتا ہے۔ "پیشتر اس سے کہ پہاڑ پیدا ہوئے۔ اور زمین کو تو نے بنایا۔ ازل سے ابد تک تو ہی خدا ہے۔" (زبور ۹۰) یعقوب لکھتا ہے "ہر کامل انعام اوپر سے ہے۔ اور نوروں کے باپ کی طرف سے ملتا ہے جس میں نہ کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اور نہ گردش کے سبب سے اُس پر سایہ پڑتا ہے" (پہلا خط ۱: ۱۷) موسیٰ سے خدا کہتا ہے "میں وہ ہوں جو ہوں"۔ (خروج ۳: ۱۴) کیا ہمیشہ رہنے والا خدا مقامی اور مجسم ہے؟ ہرگز نہیں۔ بائیبل سے اور حوالے بھی دیئے جا سکتے ہیں۔ مگر پنڈت جی کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے یہی بس ہونگے۔ مسیحی تصورِ خدا ویدک دھرم کے خیال سے کہیں اعلیٰ اور برتر ہے۔ آریہ عقیدے کے رو سے خدا کے ساتھ مادہ روح بھی ابدیت کے شریک ہیں جس سے صریحاً خدا کی قدرتِ مطلق پر بھاری کلنک عائد ہوتی ہے مسیحی خیال کے رو سے خدا ہی ازلی و ابدی اور قادرِ مطلق ہے۔ اور یہ کہ اُس کی بزرگی اور شان پر کوئی حرف عاید نہیں ہو سکتا مسیحی دھرم کی بڑی خصوصیت اس تعلیم میں ہے "خدا رحیم باپ ہے" جس میں سب اعلےٰ خوبیاں شامل ہیں۔ اگر وہ باپ ہے تو وہ گناہ معاف کر سکتا ہے۔ اور اپنے بچوں کو دکھ سے بچا لیگا۔ مگر اب آریہ بھی خدا کو پتا کہکر پکارتے ہیں۔ لیکن یہ ایسا ہے جیسے بچہ کے بہلانے کے لئے چیزوں کے نام بدل دیتے ہیں۔ یا معصوم بچے کے منہ میں ربڑ کی چوسنی ہوتی ہے۔ مسیح نے خدا کا باپ ظاہر کیا ہے۔ اور گناہ کو جو ہمیں باپ سے رفاقت رکھنے سے روکتا ہے۔ سب سے بڑا دشمن انسان کی روح قرار دیا ہے۔ اور پھر اس دشمن ایمان کو مسیح نے مغلوب کر کے بنی آدم پر بھاری احسان کیا ہے۔ اور یہی سچائی ہے۔ جس سے ویدک مذہب بالکل ناواقف اور قطعی محروم ہیں۔ مسیحی مذہب کی اخلاقی تعلیم کو بھی دیگر مذاہب نہیں پہونچ سکتے۔ "اپنے پڑوسی کو اپنی مانند پیار کر" مسیح نے فرمایا "اپنے دشمن کو اپنی مانند پیار کر" یوحنا کہتا ہے "جو اپنے بھائی کو پیار نہیں کرتا۔ وہ خونی ہے۔ اور خونی آسمان کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔" پڑوسی اور بھائی میں سارا جہان شامل ہے۔ اگر تم کسی کو پیار کرتے ہو تو کیا اس سے دنگہ فساد کروگے؟ یا کیا اس سے کسی چیز کا دریغ کروگے؟ ہرگز نہیں اگر سب ایک دوسرے کو بھائی سمجھ کر محبت کریں تو یہ دنیا بہشت بنجائے جھگڑے لڑائیاں اور تمام برائیاں ایک دم موقوف ہو جائیں۔ مسیحی مذہب کی ہی بڑی خوبیاں ہیں جنہیں سب کو قبول کر کے اپنا جیون سپھل کرنا چاہیئے۔

شرطِ دوم کی بابت یہ عرض ہے کہ ہمارا تصور الہام آریہ سماج سے بالکل مختلف ہے۔ اس کا جواب بحث میں ملیگا۔ مگر شرطِ سوم قابلِ غور ہے پنڈت جی مہاراج لکھتے ہیں۔ تیسری دلیل پرماتما کی پیدا کردہ ہے۔ اس سے ہم کو جو علم حاصل ہوتا ہے۔ اس میں اور الہامی کتاب میں کوئی اختلاف نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ دونوں کا کرتا ایک ہے۔ اب سرشٹی کی بابت بائیبل اور قرآن ہمیں بتلاتے ہیں۔ کہ سرشٹی نیستی سے پیدا ہوئی ہے۔ اور پیدا ہوئے چھ ہزار برس ہوتے ہیں۔ خدا نے چھ دن میں سورج چاند۔ گھاس پات۔ نباتات حیوانوں اور انسانوں کو پیدا کیا اور ساتویں روز اُس نے آرام کیا۔ لیکن سائنس والوں نے اب تحقیقات اور تجربے کی بنیاد پر فیصلہ کر دیا ہے کہ نیستی سے کوئی شے پیدا نہیں ہو سکتی اور یہ کہ سرشٹی کی علت مادی پرکرتی (مادہ) انادی ہے اور کہ اس سرشٹی کو بنے ہوئے کروڑوں برس ہو چکے ہیں۔ نیز کہ پیدائش کا سارا کام چھ روز کے قلیل عرصہ میں کبھی نہیں ہوا۔ (صفحہ ۱۹)

مادہ کی اصلیت۔ یہ آریہ سماجیوں کا بڑا بھاری دعوےٰ ہے اور وہ ہمیشہ اسی بنا پر بائیبل پر اعتراض کرتے ہیں۔ بہت مرتبہ اس کا جواب دیا گیا۔ مگر وہ کچھ عرصہ کے بعد پھر اُسے دھر گھسیٹتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ تماشہ بیانی کی طرح اسے دھیرے دھیرے گھما کر خاص لطف حاصل کرتے ہیں۔ پنڈت جی نے نہ فقط بائیبل ہی سے اپنی ناواقفی ظاہر کی ہے۔ بلکہ سائنس کی جدید تحقیقات سے بھی عدم واقفیت کا ثبوت بہم پہونچایا ہے۔ بائیبل میں یہ ہرگز نہیں لکھا ہے۔ کہ دنیا چھ ہزار برس سے ہے۔ مسئلہ سحابیہ کے رو سے کرۂ ارض اربوں سالوں سے ہے۔ مگر ابتدا میں سفید بادل کے دھوئیں کی مانند تھی۔ جو برسات میں پہاڑوں پر محیط نظر آتا ہے۔ یہ ایسا کا ہیولا تھا پھر عمل انقباض اور عمل ارتقا سے اس کے مادہ میں تدریج انقلاب پیدا ہوئے رفتہ رفتہ ٹھوس بنی۔ مگر جانداروں کے رہنے کے رہنے کے قابل صرف چند ہزار سال سے بنی ہے عہدِ یخ کے خیال کے رو سے مقررہ زمانہ کے بعد قطبوں سے برف کے خوفناک سیلاب آیا کرتے تھے جس سے دنیا برباد ہو جاتی تھی۔

سب سے آخری سیلاب نوح کا زمانہ عالمان ارضیات (جیالوجی) آٹھ دس ہزار برس سے لیکر پچیس تیس ہزار سال قرار دیتے ہیں۔ یہ خیال بھی غلط ہے کہ خدا نے چھ دن میں دنیا پیدا کی۔ دن سے مراد جو بائبل کی شروع کی آیتوں میں ہے۔ چوبیس گھنٹے کی میعاد نہیں ہے کیونکہ سورج ہی سے ہمارے دنوں ہفتوں اور مہینوں اور سالوں کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ اور وہ چوتھے دن تک وجود میں نہ آیا تھا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔ اور خدا نے کہا کہ آسمان کی فضا میں نیر ہوں کہ دن اور رات میں فرق کریں۔ اور وہ نشانوں اور زمانوں اور دنوں اور برسوں کے باعث ہوں سو خدا نے دو بڑے نور بنائے۔ ایک نیر اعظم جو دن پر حکومت کرے۔ اور نیر اصغر جو رات پر حکومت کرے۔ سو صبح و شام چوتھا دن ہوا (پیدائش ۱۔ ۱۴ تا ۱۹) دن سے مراد عہد یا زمانہ ہے۔ بائبل کے پہلے باب کو غور سے پڑھنا چاہئے۔ یہ آفرینش کی جو ترتیب دی ہے اور واقعات مذکور ہیں۔ وہ سائنس کی تحقیقات کے عین مطابق ہیں۔ دہریہ عالم تک اسے سراہتے ہیں۔ ہیکل کی تاریخ عالم (صفحہ ۳۸) ملاحظہ ہو۔ فلکیات کے رو سے ابتدا میں آسمان یعنی اجرام فلکی بنے تھے۔ اور بعد ازاں کرۂ ارض۔ ہربرٹ اسپنسر ان عالموں کا امام سمجھا جاتا ہے۔ وہ اصول اولیں ایک مانتا ہے دو یا زیادہ نہیں مانتا اور اس مبتی اولی کو ممتنع الفہم قرار دیتا ہے۔ اور اس کے مظاہر بائبل کے ابتدائی بیان کی رو سے حسب ذیل ہیں۔

ابتدا میں ۔ ۔ ۔ ۔ زمان

خدا نے آسمان کو پیدا کیا ۔ ۔ ۔ ظرف (خلا)

اور زمین کو ۔ ۔ ۔ ۔ مادہ

اور خدا کی روح ۔ ۔ ۔ ۔ قوت

جنبش کرتی تھی ۔ ۔ ۔ ۔ حرکت

تمام سائنس دان مبدا اسے عالم ایک وجود مانتے ہیں۔ ہیکل اور اس کے چیلے اسے مادہ اور بائبل اسے ذی عقل روحانی صاحب ارادت مبتی مانتے ہیں۔

پنڈت جی کا یہ خیال بالکل درست ہے کہ سرشٹی کی ادی پرکرتی زادی ہے۔ چونکہ آریہ آج اس پر بہت زور دیتا ہے۔ اس لئے جدید تحقیقات سائنس کا قول نقل کر کے اس غلط فہمی کو قطعی دور کرنا چاہیے۔ مادہ اب مادہ نہیں رہا۔ بلکہ وہ قوت (شکتی - انرجی) ثابت ہوا ہے۔ یہ سائنس کا بیس پچیس سال کا فیصلہ ہے۔ اب اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ مادہ کیا ہے؟ پروفیسر ولیم بی باٹلے کنگس کالج لنڈن کہتے ہیں ہر قسم کا مادہ ایک قسم کی قوت ہے۔ اور گذشتہ بیس سال کی تحقیقات سے یہ غیر مادی شے ثابت ہوا ہے۔ مادہ انرجی (شکتی) ہے۔ مگر انرجی کیا ہے؟ یہ غیر مادی شے ہے۔ جس میں قوت ہوتی ہے۔ سائنسدان کہتے ہیں کہ مادہ کا ذرہ الکٹرون سے مرکب ہے اور الکٹرون بقول پروفیسر کاکس ایک نہایت ننھا سا پارہ ہے۔ جس کا حجم ہیڈروجن کے ذرہ کا ۲ ہزارواں حصہ ہوتا ہے۔ اور اس کے اندر منفی بجلی ہوتی ہے۔ سر آلیور لاج مشہور ماہر طبیعیات الکٹرون کو بجلی کا ذرہ بیان کرتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ بجلی مادی شے نہیں ہے۔ بلکہ انرجی کی ایک صورت ہے۔ فرانس کا مشہور محقق لوسیان پوانکرے الکٹرون کی بابت کہتا ہے جو ایتھر کسی نقطے کے ارد گرد محیط ہے۔ اس کی ترمیم شدہ صورت "الکٹرون" ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے ایتھر کیا ہے۔ یہ ایک خیال یا مجرد تصور اور غیر مادی شے بغیر وزن۔ رگڑ سے بیگانہ اور کشش کے قانون سے آزاد ہے۔ گستاف لیون کہتا ہے۔ گو ایتھر کی بابت ہمیں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ مگر اس قدر وثوق سے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مظاہر قدرت کا بڑا حصہ ایتھر کے ظہورات ہیں۔ اور عالموں کے وجود کا اصل بھی ایتھر کی (ارتقائے ادوار) ایتھر مادی شے نہیں ہے۔ بلکہ حرکت ہے۔ اور موجودات کی ابتدا اسی سے ہوتی ہے۔ کوئی سائنسدان سوائے ہیکل کے مادہ کو قدیم نہیں مانتا۔ تازہ ترین خیال مادہ کی بابت ہے۔ ایتھر پہلے سے ابتدائی ہے۔ ایتھر سے الکٹرون بنتے ہیں۔ اور الکٹرون بنتے ہیں۔ اور الکٹرون سے پرمانو مرکب ہے۔ ایتھر کی شکتی (انرجی) سے الکٹرون بنتے ہیں۔ اور الکٹرون کی حرکات سے ذرہ پیدا ہوتا ہے۔ اور ذروں سے مادیات بنتی ہیں۔ بقول ہربرٹ اسپنسر مظاہر قدرت کے عالم کے پس پشت ایک غیر محدود اور نامادی شکتی ہے۔ جس سے تمام چیزیں وجود پذیر ہوتی ہیں۔ سائنس دان کہتے ہیں۔ عالم کے تین درجے ہیں (۱) مادیات کا عالم (۲) حیاتی درجہ یعنی ذی اعضا ہستیوں کا طبقہ (۳) روحانی طبقہ جہاں ذہن و عقل پر دھیان ہے۔ طبقہ حیات۔ مادیات سے کام لیتا اور اس سے برتر ہے۔ روحانی طبقہ دونوں سے کام لیتا اور دونوں سے افضل تر ہے۔ طبیعیات حرکت کی قوت کو مادہ کا مبدا قرار دیتا ہے۔ اور ایتھر مادی شے نہیں ہے۔ تمام مادیات کشش ثقل کے تابع رہتی ہیں۔ مادہ چاہے کسی صورت میں ہو کشش کے قانون سے اثر پذیر ہوتا ہے۔ مگر مادہ غیر مادی شے سے مرکب ہے۔ انرجی قوت یا زور ہے۔ اس کا تصور تو دشوار ہے مگر یہ یقینی بات ہے کہ



شکتی (انرجی) مادی شے نہیں ہے۔ موجودات کے پس پشت شکتی اپنے کو ظاہر کرتی ہے۔ جس سے قوت حیات (پران شکتی کہنا چاہیئے۔ یہ غیر مادی شے ہے۔ اور مادیات کو جان دار بناتی ہے"۔ اس سے پنڈت رلیا رام جی کا دعوے مادہ کی بابت سراسر باطل ٹھہرتا ہے۔ سائنس کی تحقیقات آریہ سماجی عقیدہ کے سراسر خلاف ہے جس کی نسبت آریہ مہاشے بڑے زور سے دعوے کرتے اور سب مذاہب کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں جب ایک بڑا ادعوے رد ہو گیا تو باقی کیا رہ گیا۔

پنڈت جی کی چوتھی شرط بھی آپ کی ناواقفیت درباره مسیحی مذہب کو روشنی میں لاتی ہے ورنہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اسی سے مذہب کا آدرش یعنی منتہائے مقصود کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان پاتا ہے کس طرح قائم ہے مسیح سب سے بڑے آدرش اور اکیلا مکتی یعنی نجات دہندہ ہے۔ وہ اپنی تعلیم کا آپ ہی عامل اور نمونہ ہے۔ اس نے صلیب کے بے حد دکھ کے درمیان یہودیوں اور رومیوں کے لئے خدا سے یوں دعا کی:-

"اے باپ معاف کر یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں"

مسیح کہتا ہے "جس نے مجھے دیکھا باپ کو دیکھا ہے۔ خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اسی نے اُسے ظاہر کیا ہے وہ (خدا) ہم میں کسی سے دور نہیں۔ کیونکہ اسی میں ہم جیتے چلتے پھرتے اور موجود ہیں۔ کلام تیرے نزدیک ہے۔ بلکہ تیرے منہ اور تیرے دل میں ہے۔ اے بچو تم خدا سے ہو۔ خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اگر ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو خدا ہم میں رہتا ہے جو کوئی اقرار کرتا ہے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے خدا اُس میں رہتا ہے۔ اور وہ خدا میں قائم رہتا ہے۔ (۱۔ یوحنا) حوالے ہیں۔ مگر موجودہ مقصد کے لئے یہی بس ہیں۔ مسیح ایسے دعاوی کسی نے کبھی نہیں کئے۔ وہ لاثانی ہے۔ وہ انسان کا نجات دہندہ ہے۔ اور آپ ہی کامل اور نمونہ ہے۔ (باقی دارد)

اسیسی کا سینٹ فرانسس

(گزشتہ سے پیوستہ)

پہلی دفعہ کھولنے پر انہوں نے وہ مقولہ پایا جو اس جوان کو کہا تھا جو کاملیت کا رستہ پوچھتا تھا۔ "اگر تو کامل ہونا چاہے تو جا اور جو کچھ تیرا ہے بیچ اور غریبوں کو دے اور میرے پیچھے ہو لے"۔ دوسری دفعہ کھولنے پر انہیں وہ مقولہ ملا جو مسیح نے رسولوں کو کہا تھا جب اس نے انہیں منادی کرنے کو بھیجا تھا "اپنے ساتھ کچھ نہ لو نہ تھیلی نہ لاٹھی نہ جوتی۔ نہ پیسے"۔ تیسری دفعہ کھولنے میں انہیں وہ قول ملا جو مسیح نے کہا تھا "اگر کوئی میری پیروی کرنا چاہے تو وہ اپنا انکار کرے اور اپنی صلیب اٹھا کر میری پیروی کرے"۔ تب فرانسس نے میسر برنارڈ سے کہا دیکھ مسیح ہمیں کیا صلاح دیتا ہے۔ پس جا اور پورے طور سے کر جو تو نے سنا ہے۔ اور ہمارا خداوند مسیح یسوع مبارک ہو جس نے کرم فرما کے اپنی منادی کا طریقہ بتلایا۔ جب میسر برنارڈ نے یہ سنا وہ چلا گیا۔ اور سب کچھ جو اس کے پاس تھا وہ بیچ دیا اور وہ بڑا مالدار تھا۔ بڑی خوشی سے اس نے سب کچھ بیواؤں۔ یتیموں۔ قیدیوں۔ مسافروں۔ خانقاہوں ہسپتالوں کو دیا۔ اور ہر بات میں فرانسس نے اس کی وفاداری سے مدد کی۔ کیونکہ جس طرح اس نے اپنے آپ کو خداوند یسوع مسیح کی خدمت کرنے کے لئے پورے طور سے دے دیا تھا اسی طرح وہ دوسروں سے پوری خود انکاری چاہتا تھا۔ برنارڈ نے جس طرح شروع کیا اسی طرح وفاداری سے آخر تک رہا۔ وہ ہمیشہ فرانسس کا معتبر اور گہرا دوست تھا۔ وہ اس کے روحانی خاندان کا پہلوٹھا تھا۔ اس کو کوئی بڑا کام کبھی نہ دیا گیا لیکن یہی تھا جو رستہ کے کنارے بیمار کی خدمت کرنے بہت سے حقیر کام کرنے اور اپنے آقا کی سب سے آخری برکت لینے کے لئے چنا گیا تھا۔

اب فرانسس دو بھائیوں کے ساتھ ہو گیا۔ اور چونکہ اُسے رہنے کے لئے کوئی سرائے نہ تھی وہ اُن کو لیکر **سینٹ میری آف دی اینجلس** کے چھوٹے غریب گرجے کو گیا۔ وہاں برنارڈ اور پیٹر دونے اپنے درخت کی شاخوں کی کوٹھڑیاں بنائیں اور اپنے لئے اُس طرح کے لباس بنائے جیسے فرانسس پہنا کرتا تھا۔

اب اس وقت جب برنارڈ اپنا اسباب اُن کو بانٹ رہا تھا جن کو ضرورت تھی۔ تو ایک پادری جس کا نام سلوسٹر تھا اور جس سے فرانسس نے سینٹ ڈیمیان چیپل کی مرمت کے لئے پتھر خریدے تھے۔ یہ دیکھ کر کہ فرانسس اس قدر روپیہ غریبوں کو دلوا رہا ہے طمع سے بھر گیا اور کہا تو نے مجھے اُن پتھروں کی قیمت پوری نہیں دی جو گرجے کی مرمت کے لئے مجھ سے خریدے تھے اس واسطے چونکہ تیرے پاس روپیہ ہے۔ اب مجھے ادا کر۔ تب فرانسس اُس کے لالچ پر متعجب ہوا اور نہ چاہا کہ اُس سے تکرار کرے۔ اس واسطے اُس نے ہاتھ میسر برنارڈ کی بغل میں جہاں تک

تھا ڈالا اور اُسے سکوں سے بھرا ہوا نکالا اور پادری کو دیا۔ اور اسی طرح ایک دفعہ اور کیا اور یہ کہا جناب پادری صاحب کیا تجھے تیرا پورا پیسہ مل گیا (اُس نے جواب دیا ہاں) بھائی مجھے پورا مل گیا اور وہ یہ پیسہ لیکر جو اس طرح ملا تھا خوشی سے گھر واپس گیا۔ چند ایام کے بعد وہ پادری اُن باتوں پر جو واقعہ ہوئی تھیں سوچنے لگا اور برنارڈ کی سرگرمی اور فرانسس کی بڑائی دیکھ کر اس نے اپنے لالچ سے توبہ کی اور اپنے دل میں کہا کیا میں ایک بدبخت آدمی نہیں ہوں جو اپنے بڑھاپے میں دنیا کے مال کا بہت لالچ کرتا ہوں حالانکہ یہ جوان خدا کی محبت کی خاطر اس کو حقیر جانکر ترک کرتا ہے۔ تب وہ پادری خدا سے ڈرنے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنے لگا اور تھوڑے عرصہ کے بعد وہ برادر کے عہدہ پر مامور ہو گیا اور یہ خدمت لائق طور پر اور محنت سے انجام دی۔

گائلس۔ پیٹر اور برنارڈ کے آنے کے ۸ دن بعد اسیسی کا ایک اور باشندہ بنام گائلس اُن کی تبدیلی اور دنیا کی چیزوں کی طرف اُن کی نفرت دیکھ کر الٰہی پیار سے ایسا بھڑک اُٹھا کہ اُس نے بھی چاہا کہ اُن کی سنگت اختیار کرے۔

اس واسطے گائلس فرانسس کے قدموں پر گر پڑا اور عاجزی سے درخواست کی کہ خدا کی محبت کی خاطر اُن کی سنگت میں شامل کر لیا جائے۔ تب فرانسس نے گائلس کی عابدانہ وضع دیکھ کر اُسے جواب دیا کہ "سب سے عزیز بھائی۔ خدا نے تجھ پر بڑا فضل کیا۔ تجھے بہت خوش ہونا چاہیے کہ خدا نے تجھے اپنا نائب اور خادم چنا ہے۔ اور مقدس انجیل کی کاملیت کرانے کے لئے برگزیدہ کیا ہے۔ اس واسطے جس بلاوے کے لئے خدا نے تجھے بلایا ہے۔ اُس میں تو مضبوط و قائم رہ"۔ اور اُس نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور مذکورہ بالا مکان میں لایا۔ تب اُس نے سینٹ برنارڈ کو بلایا اور کہا خداوند نے ہمیں ایک سینٹ بھیجا ہے۔ اس واسطے ہم خداوند میں خوشی کرتے ہیں۔

جب وے مطمئن ہو گئے فرانسس اور گائلس اسیسی کو گئے کہ جہاں گائلس کے لئے پوشاک بنانے کے واسطے کپڑا مانگ لائیں۔ اور راستہ میں اُنہیں ایک غریب عورت ملی جس نے اُن سے خدا کی محبت کی خاطر خیرات مانگی۔ اور نہ جانتے کہ کس چیز سے اُس غریب عورت کی مدد کرے فرانسس نے گائلس سے مخاطب ہو کر کہا "سب سے عزیز بھائی آؤ ہم تمہاری چادر اس غریب عورت کو دیں" اور سینٹ گائلس نے مقدس باپ کی مستعد دل سے فرمانبرداری کی۔ سینٹ گائلس کے اُن میں سے لئے جانے کے بعد فرانسس کے انکونہ کو چلا گیا۔

انجیل کی طاقت

ہندوستان کی سب سے بھاری ضرورت مسیح ہے۔ کیا ضرور ہے کہ اُس کے ہزاروں لاکھوں باشندے اپنی بت پرستی میں محو ہیں اور اپنے دھوکا دینے والے فلسفوں کے بندوں میں جکڑے رہیں اور آخر کو ہلاک ہوں؟ وقت قریب بلکہ آ پہونچا ہے کہ ہندوستان میں ایسی بیداری ہو جو آگے کبھی مشاہدے سے نہیں گذری۔ لوگوں کی بیداری کے لئے اول شرط خود ہماری بیداری ہے۔ جو کہ مشنری اور مسیحی کارندے ہیں۔ چند اور شرائط ملحوظ رکھنی چاہییں۔

۱۔ ہم انجیل کی ہمیشہ فتح پانے والی طاقت پر کامل طور پر ایمان لائیں اور یقین کریں کہ انجیل ہندوستان کی حاجات کو بخوبی رفع کر سکتی ہے

ہم کو ایک لمحہ بھر کے لئے بھی اس خیال کو اپنے ذہنوں میں جگہ دینی نہیں چاہیے۔ کہ انجیل کی منادی صرف پچھلے زمانہ میں پھل لاتی تھی پر آجکل کے ہندوؤں میں کچھ اثر نہیں کرتی۔ جب ہم شائستہ اور تعلیمیافتہ غیر مسیحیوں پر نظر کرتے ہیں۔ یا سخت دل۔ کٹر مسلمان۔ بت پرستوں کو دیکھتے ہیں تو ایسی آزمائش میں پڑ جاتے ہیں۔ کہ مسیح صاحب کی سیدھی سادی انجیل ان میں کیا اثر پیدا کر سکتی ہے۔ یہ شیطان کے فریبوں میں سے ایک ہے۔

ایسی کم اعتقادی اور کم ہمتی کی باتوں کو ہمارے دلوں میں کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیے۔ اگر ہم اُس نجات دہندہ پر پورے طور پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ مشن کے کاموں میں بسا اوقات کئی جگہ مختلف قسم کی باتیں اور رکاوٹیں سدِ راہ ہوتی ہیں۔ ایسی رکاوٹوں اور مشکلات پر غور کرنے سے انسان کمزور ہو جاتا ہے۔ ہم کو چاہیے کہ ایسی باتوں کو نظر انداز کر کے صرف خداوند کی فتح میں خوشی کریں۔ ہم کو چاہیے کہ ہم سیدھے اُس کے سامنے چلے جائیں اور ملک موعود کو حاصل کریں

۲۔ ایک نئی بشارتی پوزیشن کی ضرورت کو سمجھیں۔

یہ بشارتی پیغام انہیں لوگوں میں اور اسی زمین میں اور اسی انجیل میں سے پہونچایا جائے لیکن ایک نئے ایمان اور اُمید اور محبت کے ساتھ اور روحانی طاقت کے ساتھ جو روح القدس ہم کو دیتا ہے۔ ان لوگوں پر جو انجیل کے سالوں سے مخالف چلے آئے ہیں۔ ایک دفعہ پھر الٰہی حقیقتوں کے ساتھ حملہ کرنا چاہیے۔ انجیل معجزانہ طور پر سخت

ذروں کو تسخیر کرتی ہے۔ یریکو اور اُس کی دیواروں
کے گرنے کا معجزہ پھر دہرایا جائے۔ جدعون
کی باقی ماندہ فوج کو فتح کے لئے ایک مرتبہ اور
قدم اٹھانے چاہئیں۔

۳۔ ایک نئے دعا کے زمانہ کی ضرورت

ہندوستان میں ہر جگہ جلوتی دعائیں
کیوں نہ مانگی جائیں؟ جس طرح کہ ملک کے ہر حصہ
سے ملکہ معظمہ کے پاس تقریریں بھیجی گئی ہیں۔ سو
اسی طرح سے اُس بادشاہوں کے بادشاہ کے پاس
بھی ملک کے ہر مشن سٹیشن اور کلیسیا کی طرف سے
ایک درخواست بالاتفاق کیا جائے کہ یا خدا تو آسمان
کی کھڑکی کھول دے اور ایک بڑی برکت اس ملک
پر نازل فرما۔ گو ہم تمام ایک جگہ فراہم نہیں ہو سکتے تاہم
ایک دل اور ایک جان ہو کر اس برکت کے لئے
دعا کر سکتے ہیں۔ کہ خدا اس ملک کی سینکڑوں بھٹکتی
ہوئی جانوں کو بچائے۔ آئیے فرادیسوں کے دعا
کرنے اور روزہ رکھنے کے طریقہ کو ملاحظہ کریں۔ جس
باعث وہ فتح پر فتح پاتے تھے۔ بھائیو آؤ ہم خدا سے
ضرور دعا مانگیں۔ خدا کرے کہ ہم تمام اُس کی روح
کے وسیلے بیدار کئے جائیں اور اُس کے تمام بندوں
کے دل ہندوستان کے لئے دعا مانگنے پر آمادہ
ہو جائیں۔ ہم خدا سے یہ برکت مانگیں اور امید
بھی کریں۔ ہم دعا کے طور پر اس سے یہ
برکت طلب کریں؟

غزل

میرے حق میں آپ نے جیسا کیا۔
کر نہیں سکتا کوئی اچھا کیا۔
دل سے شاکر ہوں مسیحا آپ کا
آپ نے جو کچھ کیا اچھا کیا۔

بند جو تھا جنت کا راستہ
ہو گئے زندہ تو نے اُس کو وا کیا
عمر بھر تقدیر کو روتا رہا
تیرے اچھے کو بُرا سمجھا کیا
آپ نے بخشے ہزاروں کے گناہ
سینکڑوں کو آپ نے زندہ کیا۔
کر کے ہم جو آئے تھے وعدہ یہاں
عمر بھر ہم نے نہ وہ ایفا کیا
لازمی ہے بندگی اُس کی ہمیں
خاک سے جس نے ہمیں پیدا کیا

غزل

کس لئے غفلت میں تو سوتا ہے جاگ
جاگ عیسیٰ ناصری آتا ہے جاگ۔
لمحہ لمحہ کا وہ لیویں گے حساب
وقت کیوں بیفائدہ کھوتا ہے جاگ
ان سے اے انڈیا بیٹھے کو تو
کیوں کھڑا تقدیر کو روتا ہے جاگ
ہو تمنا نیاز ہستی کے لئے۔
منصف دونوں جہاں آتا ہے جاگ

استفسار

ہمیں ذیل کی کتاب کی ضرورت ہے جس
صاحب کے پاس ہو وہ ہمیں اُس کی قیمت وغیرہ
سے اطلاع دیں۔ یا جہاں سے مل سکتی ہے وہاں
کا پتہ عنایت فرماویں۔ کتاب کا نام انگریزی یہ ہے
Upreti G. D. Proverbs
& Folklore of Kumaun
& Garhwal
یہ کتاب ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی ہے۔ مینیجر نورافشاں

اطلاعِ عام

ناظرین نورافشاں! نورافشاں کی خدمت اور لوگوں
سے بخوبی واقف ہیں۔ اور اس کی ضرورت کو بھی بخوبی
محسوس کرتے ہیں۔ یہی ایک ایسا پرچہ ہندوستان بھر میں اردو
زبان میں موجود ہے جو قوم کی خدمت اور خداوند
کے جلال کے لئے ہر وقت مستعد و تیار ہے۔
اس جنگ کی وجہ سے اس ملک کے تمام کاروبار میں
جو جو رکاوٹیں اور مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ وہ
کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ ایسے آڑے وقت میں
کسی اخبار یا رسالہ کا جاری رہنا ناممکن نہیں مگر
دشوار ضرور ہے۔ اور جہاں دیگر امور میں جنگ کا اثر
بڑا بھاری پڑا ہے۔ وہاں اخبارات پر بھی اس
کا کچھ کم اثر نہیں پڑا۔ اس گرانی اور مشکلات
سے نورافشاں بھی بڑا متاثر ہوا ہے۔ ہمارا منشا تو
آج تک نہ تھا کہ اس کی قیمت میں کچھ اضافہ کیا
جائے۔ مگر کیا کریں زمانہ کا حال یہ رہنے نہیں دیتا
کاغذ کی گرانی اور دیگر ضروریات کی کمیابی اور ملازمین
کی زیادتی ہم کو بھی مجبور کر رہی ہے۔ کہ اخبار کی قیمت
میں اضافہ کیا جاوے اور ضرور کیا جاوے لہٰذا ہم
مجبوراً اپنی پبلک سے اور اپنے معزز اور مہربان
خریداران سے التجا کرتے ہیں۔ اور اعلان عام کرتے
ہیں کہ آئندہ سال سے بجائے ۲ کے سالانہ چندہ
نورافشاں مبلغ ۳ کے ہوگا۔ صرف ۸ ر زیادہ دینا اور
سال بھر اخبار سے فیض اٹھانا کوئی بڑی بات نہیں
نہیں ہے۔ ہم تو یہ بھی اضافہ نہ کرتے مگر کیا کریں
مجبور ہیں۔ امید ہے کہ ہمارے خریداران کو اس قدر
اضافہ کچھ شاق نہ گزریگا اور بدستور خریداری کو
جاری رکھ کر ہمیں احسان مند فرمائیں گے۔

مینیجر اخبار نورافشاں لودھیانہ

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے مشہور چلا آتا ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پُر فضا اور وسعت افزا مقام پر واقعہ ہے جسکے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کے میدان لڑکوں کے کھیل کیلئے ایک خوش منظر حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے مدرسوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء جلد درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور۔

تائید غیبی ۱۲/

یہ اُردو زبان کا سب سے عمدہ ناول ہے۔ اسکو ضرور پڑھئے۔ اخلاقی معاشرتی امور خوبی کیساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ پلاٹ بہت عمدہ اور زبان نہایت پاکیزہ ہے۔ یہ وہ ناول ہے جس کو بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے حجم ۱۱۲ صفحہ سائز ۲۰×۲۶ سولہ اعلیٰ چھپائی کاغذ نفیس قیمت ۸/ خرچ ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر مینیجر وکٹوریہ ہال چوک لکھنؤ

ضرورت ۳/

کرسچن میڈیکل ہال پشاور شہر کے واسطے ایک لیڈی ڈاکٹر اور ایک دوا کی ضرورت ہے تنخواہ کے علاوہ ہوادار رہائشی مکان اور پرائیویٹ وزٹ فیس۔ لیڈی ڈاکٹر کو چاہئیے ... پچاس روپیہ اور ... پندرہ سے بیس روپیہ تک دیجائیگی۔ تمام درخواستیں بنام

مینیجر کرسچن میڈیکل ہال بازار گھنٹہ گھر پشاور شہر آنی چاہئیں۔

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ سنہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حقیقی کار رحمانیات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے جس میں ... اعلیٰ تعلیم کریں اور کل ... کی غرض سے ... علاوہ ... کی تیاریاں ہیں یہ مرکزی بلڈنگ کی ... ہیں جس سے ... کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو رہا ہے ... طالب علم ... سے ... ہیں ... اور کتب وغیرہ کا خرچ ... سکول میں ... وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر ... علاوہ ... کرکٹ فٹبال اور بیڈ منٹن وغیرہ بھی تیار ہیں ... قیمت ... ماہوار ... تک ... مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

تحقیق الاسلام ۳/

یہ کتاب اہل القرآن کے منقولات کی سند اور ... مسیحیت کی مسیحیوں کے مقابلہ کی صحت و صداقت کی کیطرف ذکر کرتی ہے۔ خصوصاً ... اور یوحنا ... کتب الاقدس کے ... قرآنی شہادت کا مجموعہ ...

حقیقت الاسلام ہے قیمت ۲/

اہل اسلام ہے قیمت بلا محصول ڈاک ... عہ

الہ الاسلام زیر طبع ہے قیمت معہ محصول ڈاک ... ۸/

ان کے سوا اور دو ... ہیں۔ کل ... تحقیق الاسلام ... قرآن کی ... حضرت محمد ... مسیحیت کے دشمن سمجھے جاتے تھے مسیحیت ... صداقت کے شاہد بنا دیئے گئے ہیں اور ایسے شاہد ... کسی مفتی و مولوی ... خیالات ... ہو سکتا ہے ... اس امر میں صداقت ... تحقیق الاسلام کو خرید کر ... الاقتصاد ... تقسیم کرکے ... المشتہر

پادری غلام مسیح پاسٹر کلیسیا لودیانہ

مقیم مشن احاطہ۔ لودیانہ۔ پنجاب

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اول شہر سے بیرون محصول ڈاک ۲/

ہندوستان و پنجاب سے ... ۲/

غیر ممالک سے ... ۲/۸

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کارڈ کا آخری حصہ	۸/	۴/	لعہ
چوتھائی کالم	۴/	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	صہ
پورا کالم	عہ	صہ	سہ
پورا صفحہ	صہ	ص/	ماصہ

بڑے اشتہارات کیلئے فی سطر ... کریپ ہے ... کسی اشتہار کیلئے ... لیا جائے گا۔

نوٹ۔ ... نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسٹر محمد اسماعیل خان صاحب

یہ ایک ماہی سالہ انگریزی اور اُردو فارسی میں ... کا قدر چھپتا ہے اسمیں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ... یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جائیں تو فی کاپی ... چارج کیا جاتا ہے یہ خاص کر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ ... ای۔ ایم۔ ویری ڈی۔ ڈی۔ آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ... پنجاب آنی چاہئیں۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اُردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ جس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں۔ کرسچن ... کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۲/ سے ... تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی ... سے طلب کر سکتے ہیں۔